

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

ابوبکر محمد بن زکریا رازی مسلمان اطباء میں غالباً سب سے زیادہ ہلیل القدر اور عذرت پسند طبیب تھا، اور بحیثیت مصنف سب سے زیادہ ذاتی معلومات سے بھرپور اور بڑا زمانہ نفع کتب کا مصنف تھا۔ ابوبکر محمد بن زکریا کا وطن رے تھا۔ اور اسی لئے اس کو عربی میں رازی اور قرون وسطیٰ کی لاطینی زبان میں رینز (RHAZES) لکھا جاتا ہے۔ رے۔ ایران کے موجودہ پایہ تخت طهران سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے، اور یہ رے سے قدیم ترین ایرانی شہروں میں سے ایک شہر ہے۔ جس کو زندوستان میں تین قبیلوں کا راجہ بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ ان مقدس مقامات میں سے بارہواں ہے جن کو ہمزو نے پیدا کیا تھا۔

رازی کو ابتدائی عمر میں موسیقی سے خاص شغف تھا۔ اور وہ عود بجانے میں بڑا ماہر تھا۔ بعد کو اس نے فلسفہ کا مطالعہ شروع کیا۔ لیکن قاضی صاعد کی رائے ہے کہ وہ علم مابعد الطبیعات کو بخور و نفوس نظر نہیں سمجھ سکا۔ اور نہ وہ فلسفہ کا صحیح مقصد معلوم کر سکا۔ چنانچہ ہیرو جیو ہے کہ اس علم میں رازی کا فیصلہ نام ہے اور اس نے غلط اور غیر محفوظ اصول اختیار کئے ہیں۔ اور قابل اعتراض یعنی خلاف مذہب معلومات کی حمایت کی ہے اور ان لوگوں پر نکتہ چینی کی ہے۔ جن کو وہ نہیں سمجھ سکا اور جن کے طریقوں کا اس نے اتباع نہیں کیا۔ ہم غور کرنے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ رازی علمی خصوصیات میں شیخ بوعلی سینا و جس کے متعلق ہم آگے چل کر لکھیں گے کے عین مقابل اور برعکس تھا۔ چنانچہ بوعلی سینا بہ نسبت طبیب ہونے کے فلسفی زیادہ اچھا ہے۔ لیکن رازی بہ نسبت فلسفی ہونے کے طبیب زیادہ اچھا ہے۔

ابن ابی اصیبعہ کے بیان کے مطابق رازی نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ اپنے وطن ایران میں بسر کیا۔ جہاں اس کا بھائی اور دیگر اقربا رہتے تھے۔ جب وہ سن شباب کو پہنچا تو دل میں علم طب کی تحصیل کا شوق پیدا ہوا۔ شوق کا سبب یہ تھا کہ رازی کو ہسپتال بار بار جانے اور ایک بوڑھے دوا ساز زیادہ فروش سے گفتگو کرنے کا موقع ملا جو وہاں کام کرتا تھا۔ بعد میں رازی نے طب میں اتنی ہمارت حاصل کی کہ رے کے بیمارستان کا افسر لاطبا^{۴۵} بن گیا۔

رازی ہسپتال کی باقاعدہ طبی خدمات انجام دیتا تھا۔ اور اپنے شاگردوں اور شاگردوں کے شاگردوں سے گھرا جاتا تھا۔ ہر بیمار جو ہسپتال میں پہنچتا تھا پہلے آخر الذکر اس کا طبی معائنہ کرتے تھے۔ جن کو کلینیکل کلرک کہنا چاہیے۔ اور اگر مرض بہت عسیر الفہم ثابت ہوتا اور وہ اس کو نہ سمجھتے تو مرلیض کو ثانی الذکر لاطبا یعنی رازی کے بلا واسطہ شاگرد دیکھتے تھے اور اگر وہ بھی مرض کو سمجھنے سے قاصر رہتے تو مرلیض کو اول الذکر یعنی رازی کی خدمت میں پیش کیا جاتا تھا۔

مختصر یہ کہ رازی کے سوانح نگار اس سے مختصر حالات کو تفصیل بنانے کے لئے ہمارے سامنے عجیب و غریب افسانے بیان کرتے ہیں۔ جس طرح قرون وسطیٰ میں یورپ میں فلسفہ طبیعیات کے علماء اور ماہرین کی نسبت غیر معمولی دُور دراز کاردارستانیں مشہور کی جایا کرتی تھیں۔ جب وہاں سائنس کا ایک طالب العلم بوڑھا ہو جاتا تھا اور اس پر جادو گر ہونے کا شبہ کیا جاتا تھا۔

جب ہم رازی کی تصانیف کی فہرست کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو وہ ہم کو صحیح معلوم ہوتی ہے اور اس میں شک و شبہ کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ اس فہرست کو تین قابل اعتماد سوانح نگاروں نے ذکر کیا ہے۔ اور خود رازی کے حوالوں اور بیانات سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔

فہرست میں جو ہماری قدیم ترین کتاب ہے رازی کی ایک سو تیرہ بڑی اور اٹھائیس چھوٹی تصانیف اور دو نظموں کا ذکر ہے اکثر کتابیں مفقود ہو گئی ہیں لیکن جو باقی ہیں اس سے ہم رازی کے علم و فضل کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں۔ اگرچہ تصانیف رازی کے قلمی نسخوں کے علاوہ ہماری رسائی اس کی صرف چند کتا بولہ ہی تک ہو سکتی ہے۔

رازی کی کثیر تعداد تا لیفات میں سے جن کا یورپ میں بہت زیادہ خیر مقدم کیا گیا ہے۔ اس کا مشہور ترین رسالہ کتاب الطہریہ والحصہ ہے۔ جس کو اصل عربی متن اور لاطینی ترجمہ کے ساتھ سب سے پہلے لندن میں ۱۶۶۶ء میں جیننگ نے شائع کیا اور اس سے پہلے ۱۵۶۵ء میں ویلس میں اس کا لاطینی میں ترجمہ شائع ہو چکا تھا۔ بعد کو انگریزی میں اس کا ترجمہ گرین ہل نے کیا۔ جو سیدنیئم سوسائٹی کے زیر اہتمام ۱۸۴۶ء میں شائع ہوا۔

یہ رسالہ ابتداءً یورپ میں ڈی پیٹے (DE PESTE) یا ڈی پیوستی لیقتیا (DE PESTELINTIA) کے نام سے مشہور تھا۔ اور نیو برگ کے اس کی نسبت یوں رقم طراز ہے :-

یہ ایک صداقت ہے مگر یہ رسالہ آج ہر ایک ہاتھ میں عربوں کے طبی طریقہ کے ایک زیور کی حیثیت سے دیکھا گیا ہے۔ اور اپنی اہمیت کے اعتبار سے بہت بڑا درجہ رکھتا ہے۔
پھر اس کے بعد نیو برگ آگے چل کر لکھتا ہے کہ :

دوبائی امراض کی تاریخ میں یہ سب سے پہلی کتاب ہے اور ہم کو بتاتی ہے کہ رازی ایک بڑا روشن ضمیر اور ذی ہوش طبیب تھا۔ وہ یقراط کے نقوشِ حدم پر مبنی تھا اور خود رازی اور ہٹ دھرمی کے احساسات و تاثرات سے پاک تھا۔

رازی کا ایک رسالہ گردہ اور مثانہ کی پتھری کے متعلق ہے جس کو عربی متن اور فرانسیسی ترجمہ کے ساتھ ڈاکٹر پی۔ ڈی کیننگ نے لیڈن میں ۱۸۹۵ء میں شائع کیا ہے۔

ڈاکٹر پی۔ ڈی کیننگ نے رازی کی کتاب ماوی کے اس حصہ کو بھی جو علم تشریح سے متعلق ہے۔ علی بن عباس جموسی کی کتاب

الملکی اور بوعلی سینا کی کتاب قانونی کے علم تشریح سے متعلق حصوں کے ساتھ ایک جگہ مع اصل متن عربی کے فرانسیسی زبان میں ترجمہ کے شائع کیا ہے۔ رازی کے دوسرے رسالوں کے جرمن ترجمہ کے لئے ہم سینٹین شینڈر کے رہن منت ہیں۔ ان میں سے وہ رسالہ بہت دلچسپ ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ سا اوقات نیم حکیم اور عطائی مصالح اور ہر دلعزیزی حاصل کر لیتے ہیں۔ جو مستند اور لائق اطباء کو متاثر نہیں ہوتی۔

ان کے علاوہ رازی کے دیگر غیر طبو علمہ رسائے بھی یورپ اور ایشیا کی مختلف لائبریریوں میں پائے جاتے ہیں چنانچہ عالی ہی میں ایک قلمی نسخہ کیمبرج یونیورسٹی کی لائبریری نے خرید لیا ہے جو مختلف رسالوں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ایک رسالہ وضع المفاصل اور ایک دوسرا قلع پر ہے۔ ان رسالوں کا ذکر تفصیلی نے بھی کیا ہے۔

رازی نے کثیر التعداد طبی رسالوں کے علاوہ طب عمومی پر چوبیس سو کتابیں لکھی ہیں۔ ان کی تعداد تقریباً نصف درجن ہے ان میں ایک کتاب جامع ہے۔ دوسری کافی — تیسری مدخل صغیر — چوتھی مدخل کبیر — اور پانچویں ملوگی ہے۔ جو رازی نے فرماؤائے طبرستان کے لئے لکھی تھی۔ اور چھٹی فاخر ہے لیکن فاخر کی نسبت یقین کے ساتھ یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ اس کا مصنف رازی ہی ہے اور ساتویں منصور ہے جس کو لاطینی ترجمہ میں لبر المنصورس LIBER AIMANSOVIS کہتے ہیں اس کا لاطینی ترجمہ ۱۴۸۹ء میں شائع ہوا ہے۔

رازی کی بیسوط کتابوں میں اٹھویں کتاب حادی ہے۔ جس کا لاطینی ترجمہ ۱۳۸۶ء میں پیرشیا میں اور پھر ۱۵۲۶ء میں وینس میں شائع ہوا ہے۔ یہ ترجمہ بہت تاد رہے اور اس کا صرف ایک نسخہ کنگز کالج کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

میں یہاں صرف حادی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ یہ کتاب رازی کی تصانیف میں سب سے زیادہ اہم ہے۔ بد قسمتی سے حادی کا مطالعہ بہت سی خاص مشکلات کو شامل ہے۔ کیونکہ کسی اس کا عربی متن شائع نہیں ہوا اور نہ اس کا کوئی مکمل نسخہ موجود ہے اور جہاں تک میری موجودہ معلومات کا تعلق ہے میں خیال کرتا ہوں کہ اس عظیم الشان تصنیف کا نصف حصہ بھی آج دنیا میں موجود نہیں۔ علاوہ ازیں حادی کی جو جلدیں محفوظ ہیں۔ وہ بھی باجا دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ یعنی تین جلدیں برطانیہ کی عجائب خانہ ربرٹس میوزیم ہیں۔ تین بورڈ لین لائبریری میں۔ چار یا پانچ اسکوریل لائبریری میں۔ چند جلدیں میونخ اور پیرس و گریڈ کے کتب خانوں میں اور چند تلخیصات برلن میں ہیں۔

مزید برآں حادی کی جلدوں کی تعداد اور ان کے مباحث کے متعلق بھی اختلاف موجود ہے۔ چنانچہ کتاب الفہرست میں اس کی صرف بارہ جلدیں بتائی گئی ہیں۔ لیکن اس کا لاطینی ترجمہ ۱۵۱۵ء میں جلدوں پر مکتوی ہے۔ اور پھر مباحث و ترتیب کے لحاظ سے اس کتاب کی مختلف جلدوں کے درمیان کوئی مناسبت نہیں پائی جاتی۔

۱۔ ملاحظہ ہو۔ VIRCHOW'S ARCHIV. ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶

اس غلط بحث کا سبب کچھ تو یہ ہے کہ عادی یقیناً ایک ایسی کتاب ہے۔ جو مصنف کی وفات کے بعد عالم وجود میں آئی۔ کیونکہ عادی کی تکمیل رازی کی وفات کے بعد تلافی نے ان ناقص یادداشتوں اور کاغذات سے کی ہے جن کو وہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں وہ تسلسل خیال اور جن بیان پیدا نہیں ہو سکتا جس کو صرف مصنف ہی پیدا کر سکتا تھا۔ اور کچھ یہ سبب معلوم ہوتا ہے۔ کہ حقیقتاً بعض اوقات عادی کا نام رازی کی دوسری ضخیم کتب پر بھی بولا جاتا ہے۔

پھر اس سلسلے میں ایک قابل غور امر یہ بھی ہے۔ کہ عادی کا حجم بہت بڑا اور حد سے زیادہ تھا اور اس میں تفصیلات کا ایک انبار جمع تھا۔ اس لئے بہت بڑے جفاکش کاتب بھی اس کو نقل کرنے کی جرأت نہیں کرتے تھے۔ اور اس تک صرف بڑے دولت مند ارباب فن اور توفین ہی کی رسائی ہو سکتی تھی۔ اسی علی بن عباس موسیٰ لکھتا ہے۔ کہ اس زمانے میں جہاں تک مجھے علم ہے۔ عادی کے صرف دو مکمل نسخے ہیں۔ علی بن عباس موسیٰ کا حال میں پھر کسی وقت بیان کروں گا۔ اس نے اپنی کتاب الملکی رازی کے انتقال سے صرف پچاس یا ساٹھ سال بعد لکھی ہے۔

عادی کا یہ لاطینی نسخہ جو آج موجود ہے کسی اصل عربی نسخہ سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ اور وہ اصل عربی نسخہ اب موجود ہے یا نہیں۔ اور اگر موجود ہے تو کہاں؟ بد قسمتی سے ان سوالوں کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں۔ کیونکہ قرظین وسطیٰ کے ترجمین اس قسم کی تفصیلات کو نظر انداز کر دیا کرتے تھے۔

ان مشکلات کے پیش نظر کچھ میں کہہ سکا ہوں۔ وہ صرف یہ ہے۔ کہ میں نے عادی کی ان چھ جلدوں کا سرسری طور پر مطالعہ کر لیا ہے جو برطانوی عجائب خانہ رگنس میوزیم اور بوڈلین لائبریری میں موجود ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ دلچسپ بوڈلین لائبریری کی وہ جلد ہے۔ جس کا لائبریری نمبر ۱۵۶ ہے اور خصوصیت کے ساتھ اس کے وہ بعض حصص بہت ہی دلچسپ ہیں جن کے نوٹوں کا ڈٹے اور پروفیسر مارگولیتھ کی مہربانی کی بدولت میں نے حاصل کر لئے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ رازی تشخیص عملی کے لحاظ سے اپنے تمام اقران و امانت سے افضل و برتر تھا۔ اور چونکہ قدیم عرب اطباء کے متروک علم وظائف الاعضاء اور علم امراض اور ان کے پرانے اور فرسودہ علم تشریح کے مقابلہ میں انکی تشخیصی یادداشتیں اور تحریریں بہت زیادہ دلچسپ اور اہم ہیں۔ اس لئے رازی کی تصانیف اور بالخصوص اس کی کتاب عادی کا مطالعہ علم علاج و علم الادویہ میں عربی طب کے متفق کے لئے غالباً بہت نفع بخش ہے۔

رازی کی بعض مشہور اور معرکہ آرا تشخیصات کے حالات، حکایات و قصص کی کتب میں مندرج ہیں۔ چنانچہ عربی تالیف کتاب الفرج بعد الشدة میں جس کو تنوخی (الموتی ۱۹۸۴ء) نے لکھا ہے۔ اور فارسی کتاب چہار مقالہ میں جس کو نظامی عروضی سمرقندی نے تقریباً ۱۵۵۰ء میں تحریر کیا ہے۔ رازی کے تشخیصی افسانے مسطور ہیں اور اس سلسلہ میں ابن ابی الصبیح نے اپنی کتاب طبقات الاطباء میں لکھا ہے کہ رازی کے متعلق ایسے بہت سے بیانات اور چشم دید شہادت لکھے گئے ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اپنے علم و دانش سے فن طب میں کتنا کمال حاصل کیا اور کتنا دست کرنے کیلئے کیسے بہتر طریقے اختیار کئے تھے۔